اسکا دعوت نامہ مولانا غلام غوث ہزاروی نائب صدر مجلس احرار اسلام پاکستان کے دستخطوں سے جاری ہوا تھا۔ یہ بھی حضور شافع محشر کی ختم المرسلینی کا ہی معجزہ تھا جو مجلس احرار اسلام کے ذریعہ وقوع پذیر ہوا۔ اور وہ علماء کرام جو ایک دوسرے کی شکل دیکھنے کے بھی روادار نہیں تھے۔ جن کی زبانیں ایک دوسرے کو برا بھلا کہتے نہیں تھکتی تھیں، جس کی غلط روی کی وجہ سے امت مسلمہ افتراق و انتشار کا شکار ہو چکی تھی، ۱۳ جولائی ۵۲ء کے اس اجلاس کی بدولت اپنے تمام تر فروعی اختلافات کو طاقِ نسیاں کر کے نبی کریم ﷺ کی ختم نبوّت کے تحفظ اور ناموسِ رسالت ﷺ کے لئے مرزائیت اور مسلم لیگ کی مرزائی نواز حکومت کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئی۔

اور جو لوگ حکومت کے ایماء یا کسی اور مصلحت کا شکار ہو کر اس باہمی اتحاد سے گریزاں رہے انکو عامۃ المسلمین نے رد کر دیا۔ انکے جلسے ویران اور جمعہ کے اجتماعات میں حاضری نہ ہونے کے برابر رہ گئی!

برکت علی ہال کے اندر اور باہر مجلس احرار اسلام کے مستعد اور تجربہ کار رضاکاروں کا کنٹرول تھا، جنکی کمان چودھری معراج الدین سالار اعلیٰ کر رہے تھے ان کے انتظام و انصرام کا یہ عالم تھا کہ حکومتی اور مخالفین کی کوششوں کے باوجود مدعوین کے سوا کوئی اور ہال میں داخل نہ ہوسکا۔ بندہ بھی اس اجلاس میں مجلس احرار اسلام لائل پور کے وفد جو اجلاس کے انتظام میں اعانت کے لئے شریک ہوا شامل تھا۔ اجلاس کی صدارت مفتی محمد حسن صاحب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور نے کی۔ تمام ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اگلی قطار میں پیرانِ عظام، سربراہانِ جماعت اور دیگر علماء کرام تشریف فرما تھے۔ پیچھے دیگر مدعوین حضرات کرسی نشین تھے۔ سب سے آخر میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری تشریف لائے۔ ہال میں داخل ہوئے تو تمام حاضرین آپ کے اعزاز واستقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ آپنے بلند آواز میں السلام علیکم کہا۔ آپکو اگلی نشست پر جلوہ افروز ہونے کے لئے لایا گیا تو مولانا محمد علی جالندھری نے آپ کے کان میں بتایا کہ دائیں جانب حضرت پیر مہر علی شاہ کے صاحبزادہ غلام محی الدین عرف بابو جی آف گولڑہ شریف کرسی پر براجمان ہیں! تو شاہ جی وہیں سے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر بابو جی کے گھٹنوں کی طرف نیچے جھکے لیکن بابو جی تڑپ کر اٹھے اور شاہ جی کے جھکے ہوئے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیکر گلے سے لگا لیا اور بے ساختہ کہا شاہ جی یہ کیا؟ مگر امیر شریعت نے گلوگیر آواز میں کہا "توں تے میرا پیر زادہ ایں" اور ساتھ ہی "کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء" پڑھنے لگے! آپ دونوں کے ساتھ دیگر شرکائے اجلاس اکابر بھی بہت متاثر ہوئے فرطِ جذبات سے اکثر کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

حضرت امیر شریعت کی اس انکساری نے دیکھنے والوں کے دلوں پر اپنے خلوص کا سکہ بٹھا دیا اور حاضر سینکڑوں علماء کرام اور پیران عظام کو آپکی عظمت کا برملا اعتراف کرنا پڑا۔